غیر رسول کو رسول ماننے کا حکم

از

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش : الرضا پبلیکیشن ۳۷ میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۳

شائع کردہ رضا اکیڈمی ۵۲ ڈونگر اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

Scanned with OKEN Scanner

۷۸۶/۹۲

بحمدہٖ تعالیٰ

فتوائے مبارکہ اس مضمون میں اشرفعلی رسول اللہ جاگتے اور سوتے
میں کہنا اور عذر کرنا کہ زبان میرے قابو میں نہ تھی سراسر باطل ہے
مع تصدیقاتِ علمائے حرمین شریفین

مسمّٰی بنامِ تاریخی

الجبل الثانوی

علی

۱۳۲۷ھ

کلیۃ التّانوی

تصنیف
اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت مجدد دین وملت
مولانا شاہ احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضا اکیڈمی ۲۶ کامیکر اسٹریٹ بمبئی ۳
فون: ۳۷۰۲۲۹۶

۵۲ رڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹
فیکس: ۶۶۶۵۹۲۳۶ فون: ۶۶۳۴۲۱۵۶_۰۲۲

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۹۱

سنِ اشاعت سنہ ۱۴۱۸ھ

۱۳۱۷/۸۶ھ

تعارف:-

امام اہلسنت مقتدائے قوم وملت حضور سیدی اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان دنیائے اسلام کی وہ عظیم المرتبت شخصیت ہے جس کی حیات مستعار کا ایک ایک لمحہ احیائے سنت اماتت بدعت، تطہیر ملت اور خدمتِ ملتِ بیضاء کیلئے وقف تھا اور محبت وعشقِ رسول کی اس منزل پر فائز تھے کہ ماضی قریب میں تاریخ کے اوراق ایسی عبقری شخصیت پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ جس کا اپنوں ہی نے نہیں بلکہ غیروں نے بھی اعتراف کیا۔

الفضل ماشهدت به الاعداء

فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی زندگی کا خاکہ ایک رباعی میں اسطرح کھینچتے ہیں

نہ مرا نوش زتحسیں نہ مرا نیش زطعن نہ مرا گوش بمدحے نہ مرا ہوش ذمے
منم وگنج خمولی کہ نہ گنجد دروے جز من وچند کتابے ودوات وقلمے

ترجمہ:- نہ میں کسی کے تعریف وتحسین سے خوش ہوں نہ کسی کے طنز وتشنیع سے ملول، نہ کسی کے مدح وثنا پر گوش برآواز ہوں نہ کسی کی برائی پر دھیان ہے۔ میں ہوں اور گوشۂ گمنام کہ جس میں سوائے چند کتابوں اور دوات وقلم کے کسی چیز کی گنجائش نہیں"۔

مئے عشقِ رسول کی سرشاری اور فرمارواؤں کی مدح وثنائی سے بے اعتنائی کا منظر ملاحظہ ہو، فرماتے ہیں ؎

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ نان نہیں

آپ کی استقامت علی الدین تقویٰ وطہارت عمل بر کتاب وسنت حزم واحتیاط کا یہ عالم تھا کہ آپ نے کسی بھی شانِ رسالت کے گستاخ دریدہ دہن سوئے ادب کے مرتکب کے ساتھ کوئی رعایت ومروّت نہیں برتی بلکہ ایسے گستاخوں کی گردن زدنی کے لئے سیفِ رضا ہمہ وقت بے نیام رہتی تھی اور افہام وتفہیم کے بعد بلا تاخیر حکم شرعی سے درگذر نہ فرماتے جیسا کہ اس پر آپ کے فتاوے شاہدِ عدل ہیں فرماتے ہیں ؎

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

ایسے ہی آپ کے ہم عصر لوگوں میں مولوی اشرف علی تھانوی تھے جنھوں نے حفظ الایمان" میں علم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جانوروں اور پاگلوں کے علم سے تشبیہ دی اور اپنا کلمہ یعنی لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھنے والے مرید کی در پردہ نہیں بلکہ کھلم کھلا حوصلہ افزائی کی اور اپنا کلمہ پڑھانے کی ترغیب دی اور اس بھیانک خواب کی بزعم خود روشن تعبیر اپنے ماہواری رسالہ الامداد میں چھاپ کر طشت از بام کیا۔ کسی مستفتی کے سوال پر اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ والرضوان نے ایک مدلل رسالہ مسمّٰی باسم تاریخی" الجبل الثانوی علیٰ کلیۃ التانوی " سپردِ قلم فرمایا۔ جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے رسالہ ہٰذا کی دستیابی بھی ایک عجیب وغریب اور افسوسناک صورتحال سے متعلق ہے اس کو قوم کی غفلت سے تعبیر کیا جائے یا بے حسی کہا جائے کہ بمبئی ۳ مسجد اسماعیل حبیب کے کچرے

کے ڈبے میں یہ رسالہ اور کچھ دوسرے رسالے پڑے ہوئے تھے بحسنِ اتفاق سے صوفی محمد عمر سلمہٗ ربہٗ مدرس دارالعلوم اشرفیہ غریب نواز ممبرا کی نظر پڑ گئی انھوں نے بڑی چابکدستی سے مذکورہ بالا رسالوں کو صاف کر کے اپنی تحویل میں لے لیا جو بوسیدہ اور شکستہ حالت میں تھے، بکمال احتیاط اس کی کتابت و تصحیح کرائی گئی۔

ناسپاسی ہوگی کہ اگر میں اس موقعہ پر بزمِ انوارِ اشرف متعلقہ دارالعلوم اشرفیہ غریب نواز ممبرا کے اصحابِ حل وعقد اور احباب بست وکشاد کا تذکرہ نہ کروں جنھوں نے اپنی سعی پیہم اور جہدِ مسلسل سے بزم کو اس درجے تک پہنچایا جس سے اشاعتِ دین کی عظیم دینی وملی خدمات انجام دی جاسکیں اور یہ امر بھی لائق صد تحسین ہے کہ سلسلۂ اشاعت کی پہلی کڑی میں ایسی کتاب کا انتخاب کیا جو امام اہلسنت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے رشحاتِ قلم سے ہے۔ یہ بزمِ انوارِ اشرف کے لئے نیک شگون ہے۔ اگر قوم نے قدردانی سے ہمارا ہاتھ بٹایا تو ہم مستقبل میں اس بزم سے اچھی خدمات کی توقع رکھ سکتے ہیں۔

دست بدعا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ مزید دینی وملی خدمات اور اشاعتِ کتب کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے۔ ؎

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

فقط

احقر العباد محمد رفیق قادری رضوی عزیزی عفا اللہ عنہ

صدر مدرس دارالعلوم اشرفیہ غریب نواز ممبرا، وخطیب دالم غوثیہ مسجد غفور خان اسٹریٹ کرلا بمبئی ۷۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آپ کا فیض ہمیشہ رہے ایک شخص مسمی اشرف علی کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے جسے اوس کے ایک چاہنے والے نے لکھ کر بھیجا کہ خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی جگہ حضور (تھانوی) کا نام لیتا ہوں اتنے میں خیال ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی۔ دوبارہ پڑھتا ہوں بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرفعلی نکل جاتا ہے مجھ کو علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی نکلتا ہے دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ اتنے میں میں زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری اور مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ اندر کوئی طاقت نر ہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بے حسی اور اثرِ ناطاقتی بدستور تھا لیکن خواب و بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر خیال آیا تو ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے۔ بایں خیال بیٹھ گیا پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اشرفعلی

حالاں کہ اب میں بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا۔ دوسرے روز خوب رویا اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

ختم ہوا وہ جو اوس شخص نے لکھا اوسپر

اشرف علی نے اوسے جواب لکھا کہ: اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ متبع سنت ہے۔ اور یہ سارا واقعہ

كله واشاعة اشرف على نفسه في جريدة له شهرية تسمى الامداد مبتهجًا به على روس الاشهاد۔ بل داعيا مريديه الى مثله من الغالاة في تعظيمه وايثار فضله۔ فان هٰذا مقصد الجريدة ان يحسبوها في ارشادهم رشيده۔ فما حكم الشريعة الغراء فيهما واشرف على

خود اشرف علی نے اپنے ماہواری رسالہ الامداد میں چھاپا اور شایع کیا۔ برملا اوس پر خوشیاں مناتا ہوا بلکہ اپنے مریدوں کو اس طرف بلاتا ہوا کہ اوسکی تعظیم اور اسکی فضیلت کی ترجیح میں ایسا ہی غلو کریں اس لئے کہ اوس رسالہ کا مقصود ہی یہ ہے کہ مریدین اوسے اپنی ہدایت میں راہ راست پر جانیں تو ان دونوں شخصوں کے بارے میں شریعت کا روشن کا کیا حکم ہے اور یہ اشرف علی وہی

هٰذا وهو الذی کتب فی رسیلة
لہٗ لا تزید علی ثلاث ورقات
فی ابطال نسبة علم الغیب
الی محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم انہ ان اریدبہ
کل العلوم بحیث لا یشذ
منہا شیء فبطلانہ ظاہر
عقلا ونقلا وان اریدالبعض
فای خصوصیة فیہ لہٗ
فان مثل ہٰذا حاصل لزید
وعمرو بل لکل صبی ومجنون
بل لکل بہیمة وحیوان وقد
حکم علیہ بقولہ ہٰذا اکابر
علماء الحرمین الکریمین
انہ کفر وارتد ومن شک
فی کفرہ فقد کفر کما ہو
مفصل فی حسام الحرمین
افیدونا اجزل اللہ تعالیٰ
ثوابکم ۔

ہے جس نے اپنی ایک رسالہ
میں کہ تین ورق سے زائد نہیں
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف
علم غیب کی نسبت باطل کرنیکو
لکھا اگر تمام علوم غیب مراد ہیں
اس طرح کہ اوس کی ایک فرد
بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان
دلیل نقلی وعقلی سے ثابت ہے اور
اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں
حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم
غیب تو زید وعمر بلکہ ہر صبی ومجنون
بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے
بھی حاصل ہے اور بے شک اوس
کے اس قول کے سبب اکابر علمائے
حرمین شریفین نے اوس پر حکم لگایا
کہ وہ کافر ومرتد ہو گیا اور یہ کہ جو اوس
کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے جیسا کہ
حسام الحرمین میں مفصل ہے۔ ہمیں فائدہ
دیجئے اللہ آپ کا ثواب کثیر کرے۔

الجـــــــــواب

اللھم لك الحمد: صل علیٰ نبیك نبی الحمد؛ وآلہٖ وصحبہ العمد رب انی اعوذ بك من ھمزٰت الشیطین. واعوذ بك رب ان یحضرون. ائمۃ الدین لم یقبلوا عذر زلل اللسان فی الکفر والا لاجترأ کل خبیث القلب ان یجاھر لسبب اللہ ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویقول زلت لسانی قال الامام القاضی فی الشفاء الشریف لا یعذر احد فی الکفر بدعوی زلل اللسان اھ وفیہ ایضاً عن محمد بن ابی زید لا یعذر احد بدعوی زلل لسان فی مثل ھذا اھ وفیہ ایضاً

الٰہی تیرے ہی لئے حمد ہے اپنے نبی پر درود بھیج جو حمد کے نبی ہیں اور اون کے آل واصحاب پر کہ دین کے ستون ہیں اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے جھٹکوں سے اور اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔ ائمہ دین نے دربارۂ کفر زبان بہکنے کا عذر قبول نفرمایا ورنہ ہر خبیث دل والا جرأت کرتا کہ کھلم کھلا اللہ ورسول کو گالیاں دے اور کہے کہ میری زبان بہک گئی۔ امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں فرمایا کوئی شخص زبان بہکنے کے دعوے سے دربارۂ کفر معذور نہ سمجھا جائیگا اھ اور اسی میں امام محمد بن ابی زید سے ہے کہ ایسی بات میں زبان بہکنے کا عذر کسی کا نہ سنا جائیگا اھ اور اسی میں ہے کہ

افتی ابو الحسن القالبی فیمن شتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سکرہ یقتل لانہ یظن بہ انہ یعتقد ھذا ویفعلہ فی صحوہ اھ ثم الزلل ان کان انما یکون بحرف او حرفین لا ان تزل اللسان طول النھار ھذا غیر مقبول ولا معقول ؛ قال فی جامع الفصولین الفصل الثامن والثلثین ابتلی بمصیبات متنوعہ :۔	امام ابو الحسن قالبی نے اوس شخص کے بارے میں جس نے نشہ کی حالت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی فتویٰ دیا کہ قتل کیا جائے اس لئے کہ اوسپر ظن ہوتا ہے کہ یہ اوس کا عقیدہ ہے۔ اور اپنے ہوش میں بھی ایسا کہا کرتا تھا اھ پھر زبان بہکنا اگر ہو تو ایک دو حرف میں نہ یہ کہ دن بھر بہکے یہ نہ قابل قبول نہ کسی طرح معقول جامع الفصولین کی فصل ۳۸ میں ہے ایک شخص طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار ہوا۔
وقال الامام قاضی خان فی فتاواہ انما یجری علی لسانہ حرف واحد ونحو ذلک اما مثل ھذہ الکلمات الطویلۃ لا تجری علی لسانہ من غیر قصد فلا یصدق ۔ ۱۲ منہ	اور امام قاضی خان نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا۔ ایک آدھ حرف زبان سے بلا قصد نکل سکتا ہے نہ کہ اتنی طویل عبارت تو وہ اپنے ادعا میں سچا نمانا جائے گا۔ ۱۲ منہ

فقال اخذت مالی و ولدی
واخذت کذا وکذا فماذا تفعل
ایضا رمان ابقیٰ لم تفعلہ
وما اشبہہ من الالفاظ کفر
کذا حکے عن عبد الکریم
فقیل لہٗ ارائیت لو ان المریض
قالہ وجری علی لسانہ بلا قصد
لشدۃ مرضہ قال الحرف
الواحد یجری ونحوہ قد یجری
علی اللسان بلا قصد اشار الیٰ
انہ یحکم بکفرہ ولا یصدق
اھ فان لم یصدق فی نصف
سطر کیف یصدق فیما کررہ
منا ما ویقظۃ طول النہار بل ھو
قطعا مسرف کذاب المرتر
ان اللہ تعالیٰ جعل الجوارح
تحت ارادۃ القلب قال نبینا
الحق المبین صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم الا ان فی الجسد

اس پر بولا کہ تو نے میرا مال اور میرا
بچہ لے لیا اور یہ یہ چیز لے لی اب
تو اور کیا کرے گا اور رہ ہی کیا گیا ہے
جو تو نے نہ کیا اور اسی طرح کے اور الفاظ
کہے وہ کافر ہو گیا ایسا ہی امام عبد الکریم
سے مروی ہوا اون سے عرض کی گئی بھلا
اگر بیمار نے ایسا کہا اور شدت مرض کے
سبب اوسکی زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے
تو کیا حکم ہے فرمایا دو ایک حرف
بلا قصد زبان سے نکل سکتے ہیں اسمیں یہ
اشارہ فرمایا کہ اوسے کافر نہ مانا جائیگا اور زبان
بہکنے کا عذر سچا نہ سمجھا جائیگا تو جب آدھی سطر
میں زبان بہکنے کا عذر نہ مانا گیا تو اوس میں
کیوں کر مان لیا جائے گا جسے اوس نے
سوتے اور جاگتے دن بھر رٹا بلکہ وہ بیشک
حد سے گذرا ہوا سخت جھوٹا ہے کیا تم
نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اعضا کو ارادہ
قلب کا تابع بنایا ہے اور ہمارے سچے اور سچ کی روشن
فرمانے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ارشاد کیا سنتے ہو بدن میں

مضغة اذا صلحت صلح الجسد
كله واذا فسدت فسد الجسد كله
الا وهي القلب فما فسد قوله
ولسانه ؛ الا وقد فسد قبله
وجنانه ؛ وهذا يدعي ان
لسانه فی فيه حيوان مستقل
بارادته غير تابع للقلب كفرس
جموح شديدة الجموح تحت
راكب ضعيف قوى الضعف
يريد اليمين والفرس لا تنعطف
الا للشمال كلما اراد ردها
لليمين لم تاخذ الا ذات الشمال
حتى ۔ تنازع القلب واللسان
طول النهار فلمن يك الغلبة الا
للسان هذا غير معقول ولا
مسموع ؛ فلا شك انه
محكوم عليه بالكفر حكما غير
مدفوع ؛ وهل سمعتم باحد
يدعى الاسلام ويقول طول

ایک گوشت کا ٹکڑا ہے کہ وہ سنورے
تو سارا بدن سنور جائے اور وہ بگڑے
تو سارا بدن بگڑ جائے سنتے ہو وہ دل
ہے تو اوس کی بات اور اس کی زبان نہ
بگڑی مگر یہ کہ اس سے پہلے اس کا دل
اور اس کا باطن بگڑ چکا تھا اور یہ شخص یہ
دعوی کرتا ہے کہ زبان اوس کے منھ میں
ایک خود سر جانور ہے کہ دل کی تابع نہیں
جیسے کوئی سرکش نہایت شریر گھوڑا
کسی کمزور حد بھر کے ناتواں سوار کے
نیچے ہو کہ وہ تو دہنی طرف جانا چاہتا
ہے اور گھوڑا نہیں پھرتا مگر بائیں طرف
وہ جب اوسے دہنی طرف پھیرتا ہے گھوڑا
خاص بائیں جانب جاتا ہے یہاں تک کہ سارے
دن زبان و دل میں جھگڑا رہا اور زبان ہی غالب
رہی ۔ یہ نہ عقل میں آنے کی بات ہے نہ سنی جائے
بلاشبہ اوس پر کفر کا ایسا حکم ہے جو ٹل
نہیں سکتا اور کبھی تم نے کسی دعوئی اسلام
رکھنے والے کو سنا کہ دن بھر

النهار فلان رسول الله مکان
محمد رسول الله او یقول لابیه
یا کلب ابن الکلب یا خنزیر
ابن الخنزیر ویکرره من
الصباح الی المساء ثم یقول
انما کنت اقول یا ابت یا سیدی
فینازعنی اللسان ویذهب
من الاب والسید الی الکلب
والخنزیر حاش لله ما کان
هذا ولا یکون ؛ ولن یقبله
احد الا مجنون ؛ هذا حکم
ذلک القائل اما ما کتب الیه
اشرف علی فی الجواب فاستحسان
منه لذلک الکفر واستحسان
الکفر کفر بلا ارتیاب ؛ وما
هو الا لما رای فیه من تعظیم
نفسه ووصفه بانه رسول الله
ذی القوة ؛ والصلاة الیه
استقلالا لا بدل النبی صلی الله

محمد رسول اللہ کہنے کی جگہ فلاں رسول
اللہ کہے یا اپنے باپ سے کہے اے
کتے کے پلے اے سور کے بچے سور
اور صبح سے شام تک اسے دوہراتا رہے
پھر کہے کہ میں تو یہ کہنا چاہتا تھا اے
میرے باپ اے میرے سردار زبان
میری مخالفت کر کے باپ اور سردار سے
کتے اور سور کی طرف جاتی تھی۔ پاکی
ہے اللہ کو یہ نہوا نہو اور اسے پاگل کے
سوا کوئی نہ قبول کرے گا یہ تو اوس
کہنے والے کا حکم ہے اور وہ جو اشرف
علی نے اوسے جواب میں لکھا تو وہ اس
کفر کو پسند کرتا ہے۔ اور کفر کو پسند
کرنا بلاشبہ کفر ہے اور اس پسند
کرنے کا یہی سبب ہوا کہ اوس نے
اس میں اپنی تعظیم دیکھی اور اپنے آپ
کو اللہ قوی کا رسول بتانا اور
نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے بدلے بالاستقلال اپنے

تعالیٰ علیہ وسلم ومدحہ
بالنبوۃ فابتھج واجاز کل
ذٰلک ؛ وجعلہ تسلیۃ لذٰلک
الھالک ؛ ارأیت لو سبہ
وامہ واباہ احد طول النھار
ثم قال انما کنت ارید بمدحک
فلم یطع اللسان فی الخطاب
ولبقیت لسبک واباک وامک
من الصباح حتی توارت
بالحجاب ؛ ھل کان اشرف علی
او احد من اراذل الناس ولو
خصافا او زبالا او ارذل منھم
یقبل ھذہ المعاذیر ؛ و
یقول ان فی ھذا التسلیۃ لکم
ان الذی تحبونہ وتسبونہ
انہ لمن ضئضئی الخنازیر ؛
کلا بل یحترق غیظا ؛ ویموت
غنظا ؛ او یفعل بہ ما قدر
علیہ ؛ حتی القتل ان وجہ

اوپر درود اور نبوت سے اپنی
تعریف تو شاد شاد اس سب کو
جائز رکھا اور اسے اوس تباہ ہونیوالے
کے لئے تسلی ٹھہرایا بھلا دیکھو تو اگر
کوئی شخص تمہاری اور اس کے ماں باپ
کو دن بھر گالیاں دیتا اور کہتا میں تو تیری
مدح کرنا چاہتا تھا زبان نے اس گفتگو
میں میرا کہنا نہ مانا تجھے اور تیری ماں اور
تیرے باپ کو صبح سے گالیاں دیتی رہی یہاں
تک کہ آفتاب چھپ گیا تو کیا اشرف علی یا کوئی
کمینہ آدمی اگرچہ چمار یا بھنگی یا ان سے بھی
زیادہ کمینہ اس عذر کو قبول کر لیتا اور کہتا
اس میں تمہارے لئے تسلی ہے کہ وہ
جسے تم دوست رکھتے ہو اور گالیاں دیتے
ہو وہ ضرور سوروں کی نسل سے ہے ہرگز
نہیں بلکہ غصے سے جل جاتا اور جھنجھلاہٹ
سے مرجاتا یا جو کچھ بن پڑتا اوسکے ساتھ
کرتا یہاں تک کہ موقع پاتا تو قتل
کر دیتا تو اشرف علی کا یہ تسلی

سبيلا اليه ؛ فسا ههنا ليس
الا لاستخفافه بمحمد صلى الله
تعالىٰ عليه وسلم ؛ وبمرتبة
النبوة والرسالة وختم النبوة
الاعظم ؛ واستحان نسبتها
الى فتسينه لنفسه الامارة
بالسوء كثيرا ؛ لقد استكبر
وانى انفسهم وعتوا
كبيرا ؛ فلا ريب ان اشر فعلى
ومريدة المذكور ؛ كلاهما
كافر بالرب الغيور ؛ غرتهما
الامانى وغرهما بالله الغرور
بل اشر فعلى اشد كفرا ؛ واعظم
وزراء ؛ فان المريد زعم ان
يقوله غلط صريح ؛ وباطل
قبيح ؛ وهذا لم يقبح القول
ولا ربح قائلة ؛ بل استحسنه
وجعله تسلية له ؛ ولكن
لا غرو فان من يسب رسول

اسی سبب سے ہے کہ اوس نے
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کو
ہلکا کیا اور مرتبۂ نبوت و رسالت اور
سب سے بڑے رتبہ ختم نبوت
کی تحقیر کی اور اپنے نفس امارہ کیطرف
جو بکثرت اوسے بدی کا حکم دیتا ہے
نبوت و رسالت کی نسبت کرنے کو پسند
کیا بیشک وہ اپنے جی میں بہت
مغرور ہوئے اور بڑی سرکشی کی۔ تو کچھ
شک نہیں کہ اشر فعلی اور اس کا وہ مرید
مذکور دونوں نے بڑے غیرت والے
اللہ کے ساتھ کفر کیا اونہیں نفس کی
خواہشوں نے فریب دیا اور اوس بڑے دھوکہ باز
نے اونہیں اللہ سے دھوکے میں ڈالا بلکہ اشر فعلی
کا کفر سخت تر اور مرید سے اوس کا وبال بڑھکر مرید نے
تو یہ گمان کرنا کہا بھی کہ جو کچھ کہہ رہا ہے صریح غلط اور
قبیح باطل ہے اور اوس نے نہ قول کو برا بتایا اور نہ
قائل کو چھڑکا بلکہ اوسے پسند کیا اور قائل کیلئے
تسلی ٹھہرایا مگر کچھ تعجب نہیں کہ وہ جو محمد رسول

الله محمد صلے الله تعالیٰ علیه
وسلم بتلك السبة الفاحشة
المأثورة فی السوال عنه ؛
المحکوم علیه لاجلها بالکفر
والارتداد من اسیادنا علماء
الحرمین الکریمین فبای
کفر یتعجب منه واذا کان
عندهٗ مثل علم محمد صلے الله
تعالیٰ علیه وسلم بالغیب
حاصل لکل صبی ومجنون و
بهیمة ؛ ولا شك انه اعلم
عنده من هؤلاء الاحساء
الذمیمة ؛ فکان بزعمة
اعلم واکرم من محمد صلے
الله تعالیٰ علیه وسلم ؛ فحق
له ان یدعی النبوة والرسالة
لنفسه لا لمحمد صلے الله تعالیٰ
علیه وسلم ؛ کذلك یطبع
الله علی کل قلب متکبر جبار

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی
فحش گالی دی جو سوال میں اوس سے
منقول ہوئی جس کے سبب ہمارے
سرداروں علمائے حرمین شریفین نے
اوس پر کفر کا حکم کیا تو اوس سے کس
کفر کا تعجب کیا جائے اور جب اوس
کے نزدیک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سا
علم غیب ہر بچے اور پاگل اور چوپائے
کو حاصل ہے اور اس میں شک نہیں کہ
وہ اپنے نزدیک ان برے خصیسوں سے
زیادہ علم رکھتا ہے تو اپنے زعم میں
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم و
فضیلت میں زیادہ ہوا تو اوسے سزاوار
ہوا کہ اپنے ہی آپ کو نبی و رسول سمجھے نہ
کہ محمد صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم، کو اللہ یوں ہی مہر
لگا دیتا ہے ہر مغرور ظالم
کے دل پر

ولکن واللہ ان رب محمد لبالمرصاد ولمن شاقہ عذاب النار ؛ واللہ اعلم بما یوعون وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ؛ واللہ سبحنہٗ وتعالیٰ اعلم ؛ وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمد نِ المصطفےٰ النبی الامی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مگر خدا کی قسم بے شک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رب تاک میں ہے اور ان کے مخالف کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں بھری ہے اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا بریلوی عفی عنہ بمحمد ن المصطفےٰ النبی الامی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تصديقات مكة المعظمة

(١) لاريب ان ما احباب به هذا الفاضل العلامة هو الحق الصريح الذى لاعدول عنه والصواب الذى لامحيص منه والله اعلم قاضى القضاة ومفتى الاقطار العربية ورئيس العلماء بمكة المحميه

(٢)
٢٠ ذى الحجة سنة ١٣٣٧ هـ
قاضى مكة المكرمه



(٣)
مفتى المالكيه
محمد عابد بن حسين



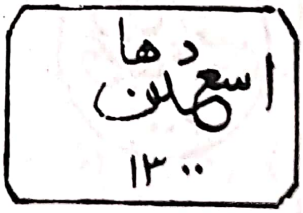

(٤)
مفتى الشافعية
عبد الله محمد صالح الزواوى

تصدیقات مکۂ معظمہ

(۱) کچھ شک نہیں ہے کہ ان فاضل علامہ نے جو جواب دیا وہی صریح حق ہے جس میں عدول کی گنجائش نہیں اور ایسا صواب جس سے مفر نہیں واللہ اعلم:

مکہ معظمہ کے قاضی القضاۃ اور تمام بلاد عرب کے مفتی اور علماء مکہ معظمہ کے سردار

(۲)
۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۷ھ
قاضی مکۃ المکرمۃ

اسعد دھان
۱۳۰۰

وما توفیقی الا باللہ
عبداللہ
بن عبدالرحمن سراج
۱۳۳۵

(۳)
مفتی مالکیہ
محمد عابد بن حسین

محمد بن عابد حسین
۱۳۰۰

(۴)
مفتی شافعیہ
عبداللہ محمد صالح زواوی

تصديقات المدينة المنورة

بسم الله الرحمٰن الرحيم ط

(٥) لا شك ان قائل الكلمات المقدمة ماترك شيأ من الادب مع صاحب الشرع صلى الله تعالىٰ عليه وآله واصحابه وسلم ومن قال ان قارب[1] الكفر فلا يقبح قوله بل يحسن حتى ينقاد القائل المتقدم للشرع بالرسن والله يوفقها كلنا المحابه ومراضيه امين عبيد ربه احمد الشمس كان الله له فى الدارين والرمس امين

(٦) المقالة المنسوبة لاشرف على كفر صراح قبيح شحيح لا يقبل من صاحبه زلل اللسان عندنا باجماع من يعتمد به من علمائنا محمد تقى الله ـ

(٧) الحمد لله يقول من لا فعل له ولا قول حمدان الونيسى خادم العلم بالحرم النبوى الشريف كل من تكلم بكلمة تفيد كفرا او تشير الىٰ اهانته النبى صلى الله عليه وسلم لا يقبل منه زلل اللسان ولا انه

---

[1] اى كما قال الله تعالىٰ فى ابن ابى راس المنافقين ومن معه من حثالة الشياطين هم للكفر يومئذ اقرب منهم للايمان ولا شك انهم كانوا اخبث الكافرين ـ

تصدیقاتِ مدینہ منوّرہ

(۱) کچھ شک نہیں کہ اقوال مذکور کے قائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب اصلاً کچھ نہ رکھا اور جس نے اسے کفر[1] سے نزدیک بتایا اوس نے کچھ برا نہ کہا بلکہ اچھا کہا تاکہ وہ قائل شریعت کی طرف ری کے زور سے کھینچے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے محبوب کی پسندیدہ پسند باتوں کی توفیق دے آمین اللہ کا چھوٹا بندہ احمد شمس اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت و قبر میں اس کا ہو آمین۔

(۶) وہ قول کہ اثر فعلی کی طرف نسبت ہو اصاف صریح کفر قبیح ہمارے معتد بہ علماء کے اجماع سے زبان بہکنے کا عذر مقبول نہیں محمد تقی اللہ۔

(۷) سب خوبیاں خدا کو وہ کہتا ہے جو نہ قول کا مالک ہے نہ فعل کا (کہ سب کا مالک اللہ وحدہ لاشریک لہ ہے) یعنی حمدان الونیسی کہ حرم شریف نبوی میں علم کا خادم ہے جو ایسی بات کہے کہ اوس سے کفر سمجھا جاتا ہے یا اہانتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرتی ہو اوسکا عذر کہ زبان بہکی یا یہ کہ براہ خطا ایسا نکل گیا مقبول نہ ہوگا۔

---

[1] یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے سرغنہ ابن ابی اور اس کے ساتھی خبیث شیطانوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ اس دن کفر سے زیادہ نزدیک ہیں نسبت ایمان کے اور کچھ شک نہیں کہ وہ سب کافروں سے خبیث تر کافر تھے ۱۲

اخطأ في المقابل بل يحكم عليه بالكفر الصراح باجماع
وكيف يقول اشرف على رسول الله لي اليقظة من غير
ان يكون مجنونا ولا غائب العقل ثم يقول زل
لساني هذا فما لا يعذريه عندائمتنا جميعهم ومن
افتاه بغير ذلك فالله حسيبه ومتولي الانتقام
منه واظنه انه لم يتب من هذا الفتوى يحشر الى
جهنم بلا زبانيه اعاذنا الله والمسلمين من امثال هذا
الفتن وجزى الله الشيخ احمد رضا خير الجزاء ومتع
المسلمين بوجوده امين قاله بلسانه وكتبه بيده
حمدان الونيسي المدرس بالحرم النبوي الشريف
لتحريرا في ٢٢ ذي الحجة عام ١٣٣٧ هـ

بلکہ بالاجماع اوس پر صاف کفر کا حکم کہا جائے گا۔ اور کیوں کر جانے پر اشرف علی رسول اللہ کہیگا حالاں کہ نہ پاگل ہے نہ عقل غائب ہے پھر دعویٰ کرے گا کہ میری زبان بہک گئی۔ یہ ہمارے تمام اماموں کے نزدیک مردود ہے اور وہ جس نے اس پر کفر کا فتویٰ نہ دیا (یعنی اشرف علی جس نے اوسے تسلی بتایا) اللہ اوس سے حساب و انتقام لینے والا اور میرا گمان تو یہ ہے کہ اگر وہ بھی اپنی بات سے توبہ نکرے تو بغیر زبانیہ کے (خود اپنے پاؤں) جہنم کی طرف اس کا حشر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو ایسے فتنوں سے بچائے اور حضرت احمد رضا کو بہتر جزا عطا فرمائے اور مسلمانوں کو ان کے وجود سے فیضیاب رکھے۔ آمین

اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھ سے لکھا۔

حمدان الونیسی مدرس حرم شریف نبوی نے تحریر ۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۷ھ

گذارش

رسالہ ہذا بڑی خستہ حال میں دستیاب ہوا تھا۔ اس کی تصحیح کا بھرپور خیال رکھا گیا ہے۔ پھر بھی اگر کسی قسم کی کوئی کمی نظر آئے تو قارئین سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ بزم کو آگاہ فرمائیں۔

محمد عمر غفرلہ

بیشمار اسلامی مسائل و مباحث پر مشتمل ایک نادر و وقیع مجموعہ

فقہ حنفی کا عظیم شاہکار

فتاویٰ رضویہ مترجم

از

فقیہ اسلام امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا قادری برکاتی

بریلوی قدس سرہٗ۔ وصال ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء

خصوصیات فتاویٰ رضویہ مترجم

- عربی و فارسی عبارتوں کے اردو ترجمے
- حوالوں کی تخریج اور حسب ضرورت تحشیہ
- معیاری کتابت ــــ عمدہ کاغذ ــــ آفسیٹ طباعت ــــ عمدہ جلد

رضا فاؤنڈیشن لاہور کا تاریخی کارنامہ

مندرجہ بالا خصوصیات کے ساتھ فتاویٰ رضویہ اول، دوم، سوم کو آٹھ جلدوں میں مرتب کیا گیا ہے۔ یہ آٹھوں جلدیں شاندار طباعت، عمدہ جلد اور نفیس کاغذ کے ساتھ ہندوستان میں پہلی بار منظر عام پر آچکی ہیں ــــ قیمت مجلد آٹھ جلدیں ۱۷۰۰/

تاجران کتب کے لئے خصوصی رعایت

ناشر

رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۳

تقسیم کار

فاروقیہ بکڈپو۔ ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد، دہلی ۶